

الحی بنیخست امید بخت

استاد شاہی

منگائے کاپتہ

منشی عزیز الدین نجم الدین جبران محبت

لاہور بازار کشمیری

منہج

اس ڈیزائن کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

منہج

اس کتاب کے جملہ حقوق بحوالہ ایکٹ نمبر ۱۹۱۲ء ہمارے نام محفوظ ہیں۔

۶۸۶
يَعُونُ صُنْعَ مَكِينٍ وَمَكَانٍ
مؤلفہ و مرتبہ

جناب ملک الشعراء منشی محمد اسماعیل صاحب آؤ
مدرس اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ

اشعار و شاعری

علم عروض

(کتاب میں منگوائے کتابت)

منشی عزیز الدین محمد الہ آبادی لاہور

۱۱ فروری ۱۹۳۲ء بازار کشمیری قیمت (۸۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المبانی
کتابخانه
کتابخانہ
اندر
نوری

دساجہ



کتابخانہ
کتابخانہ
اندر
نوری

عموماً دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے اکثر طلباء اور نیز دیگر اہل مذاق اصحاب کو شروع شروع میں شاعری کا شوق بڑے جوش پر ہوتا ہے۔ مگر وہ بوجہ نہ جاننے علم عروض کے کچھ عرصہ مغر مار کر اور اپنے تئیں کامیاب نہ ہوتا دیکھ کر مجبوراً رہ جاتے ہیں۔ اُسکی وجہ یہ ہے۔ کہ فی زمانہ کتب عروض کا آسانی سے دستیاب ہوتا ایک امر غیر ممکن ہے۔ اور اگر کہیں خوش قسمتی سے مل بھی جائیں۔ تو بعض کم استعداد اصحاب اُن کے خریدنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ مطول اور گراں قیمت ہوتی ہیں۔ اور اگر کسی طرح

سے خرید بھی لیں۔ تو اُن کا مطلب آسانی سے سمجھ لینا
 اُن کے لئے کسی قدر مشکل ہوتا ہے۔ اور بدیں بباعث
 وہ منزل مقصود تک پہنچنے سے محروم رہ جاتے
 ہیں۔ اس لئے میں نے اُن کی اس ضرورت کو محسوس
 کر کے یہ کتاب موسوم بہ **علمِ مروض** بڑی
 محنت سے نہایت آسان اور قابل فہم الفاظ میں
 لکھ کر دریا کوڑہ میں بند کر دیا ہے۔ جس سے ہر معمولی
 خواندہ آدمی بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔
 اور اچھا خاصہ شاعر بن سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے
 اس میں ضروری ضروری تمام باتیں درج کر دی ہیں۔
 اور نیز قیمت بھی نہایت تحلیل یعنی صرف
 آٹھ آنے (ہر علاوہ محصول ڈاک فی جلد رکھی ہے۔ تاکہ
 ہر کس و ناکس اس سے فائدہ اٹھا کر اس فن بزرگ
 کے ذریعہ سے عالم میں نام پیدا کر سکے۔ فقط۔

رقم طراز

بندہ محمد امجد علی راز۔ مؤلف
 کتاب ہذا

علم عروض

عنوان سُرخ

تعریف

علم عروض

علم عروض وہ ہے جس میں نظم کی درستی کے قواعد بیان ہوں۔

نظم

نظم کے معنی ہیں پر ونا۔ آراستہ کرنا۔ جمع کرنا۔ اصطلاح میں شعر بنانے کو کہتے ہیں۔

شعر

شعر کے معنی دریافت کرنا۔ دانائی اور طبع رسا کے ہیں۔ اصطلاح میں شعر کلام منظوم کو کہتے ہیں۔ جو کسی خاص مقررہ وزن پر ہو۔

وزن

لغوی معنی تولنا اصطلاح میں دو یا زیادہ الفاظ کی حرکات و غمیرہ مساوی ہونے کو کہتے ہیں جیسے گلشن اور احمق یا بندوق

مصرعہ

بیت

قافیہ

رولیف

اور انعام وغیرہ وغیرہ۔
لغوی معنی ہیں کواڑ۔ اصطلاح میں ایک
شعر کے آدھے حصہ کو کہتے ہیں۔ جیسے * راز
ع۔ ہیں راز معانی بھرے اشعار میں میرے *
معنی گھر۔ اصطلاح میں شعر کو ہی بیت
کہتے ہیں۔

آپس میں چند الفاظ کا ہم وزن ہونا۔ جیسے
بلبل اور قلقل یا گلشن اور چمن وغیرہ۔
لغوی معنی ایک ہی گھوڑے پر دو سوار ہوں۔
پچھلے سوار کو رولیف کہتے ہیں۔ اصطلاح
میں ان چند الفاظ کو کہتے ہیں جو شعر میں قافیہ
کے بعد آئیں۔ اور بلا تبدیل کر نیکی مجتبہ
استعمال میں آئیں۔ جیسے کچھ تنہائی میں رہ
کر ستانا چھوڑ دے۔ اور خیال لے جانے
جی جلانا چھوڑ دے۔ ستانا اور جلانا
قافیہ۔ چھوڑ دے رولیف *۔

حروف قافیہ
قافیہ کا پہلا حرف روئی دوسرا حرف روٹ
تیسرا حرف قیڈ چوتھا حرف تاسیس۔ یہ سب
حروف حرف ردی کے پہلے آتے ہیں۔ قافیہ

کے سب سے آخری حرف کو کہتے ہیں۔

حرف رومی

جیسے گل میں ل اور جان میں ق۔ قافیہ میں حرف رومی کا متفق ہونا سخت ضروری ہے

حرف روف

رومی کے پہلے کے حرف کو روف کہتے ہیں۔ جیسے گور اور شور میں ر سے پہلے حرف و کو کہتے

ہیں۔ اس کا اختلاف بھی قافیہ میں جائز نہیں جیسے شور کا قافیہ شیر غلط ہے۔

حرف قید

یہ بھی حرف روف کی طرح روف کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے دیر اور تیر کی تھی +

حرف تاسیس

حرف روف کے پہلے اگر حرف الف آئے۔ تو تاسیس کہتے ہیں۔ جیسے کامل اور شامل کا الف

وہ حروف جو رومی کے بعد آتے ہیں

سب سے پہلے وصل کہلاتا ہے۔ جیسے پروردگار کا الف +

حرف وصل

دوسرے حروف خروج جو وصل کے بعد آتا ہے۔ جیسے رایتیں۔ ت۔ حرف رومی۔ ی

حرف خروج

حرف وصل اور ق حرف خروج + تیسرے حروف مزید جو خروج کے بعد آتا ہے

حرف مزید

حرف نائرہ

جیسے گلابیاں۔ ب۔ حرف رومی۔ ی۔ حرف
وصل آفرق خروج اورق حرف مزید +
چوتھا حرف نائرہ جو مزید کے بھی بعد آتا ہے۔
جیسے الجھاو میں۔ الف حرف رومی۔ و حرف
وصل۔ ط۔ حرف خروج۔ می۔ حرف مزید
اورن حرف نائرہ + نائرہ کے معنے ہیں۔
بھاگنے والا۔ یہ حرف رومی سے بہت دور
فاصلے پر ہوتا ہے۔

حاجب

جس شعر میں دو قافیئے اور دو ہی ردیف ہوں۔
اُس میں سے پہلی ردیف کو جو دونوں قافیوں کے
درمیان واقع ہو۔ اُسے حاجب کہتے ہیں۔ جیسے
مضمون صفات قدا کا قیامت سے لڑ گیا
قیامت کے آگے سر و خجالت سے گڑ گیا
قیامت اور خجالت اور لڑا اور گڑ قافیہ سے
ردیف حاجب +

مطلع

کسی نظم یا غزل یا قصیدہ کے سب سے پہلے
شعر کو جس کے دونوں مصرعے قافیہ کہتے ہوں
مطلع کہتے ہیں۔

حسن مطلع

وہ اشعار جو مطلع کے بعد مطلع سے دونوں

زرب مطلع
مطلع ثانی

مصرعوں میں ہم قافیہ ہوں مطلع ثانی کہلاتے ہیں ۵
از۔ راز

مطلع۔ الہی خیر ہو دل کی کہیں دستِ شکر سے
کشیدہ ہیں بھویں بگڑے ہوئے اسکے پورے
مطلع ثانی۔ بت ترساکے ترسانے سے میری چشمِ تربت
گیا دونوں جہاں سنگ آیا حورِ دلبرت

زرب مطلع یا حسن مطلع

لگانا دل نہ ہر گز دوست و جعدِ منبر سے
حذر لازم ہے کالے ناک سے افعی سے اثر در سے
جو تمام نظم یا غزل وغیرہ کا سبب آخری شعر جمیں
شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ ۵

شاہ بیت

ہیں رازِ معانی بھرے اشعار میں میرے
قربان ہوں مجھ پہ بھلا کیوں بلِ منبر آج
منشی محمد اسماعیل صاحب رازِ گوجرانوالوی کی
ایک غزل کا آخری شعر ہے۔

مصرعہ اولیٰ

کسی ایک شعر کے پہلے مصرعہ کو کہتے ہیں مثلاً ۵
حال پوچھا نہ آگے بیکل کا
کسی ایک شعر کے دوسرے مصرعہ کو کہتے ہیں مثلاً
عاشقِ ناتوان و مریدِ کا (از راز)

مصرعہ ثانی

مِصرعہ طرح

گرہ

کوئی ایک مصرعہ جس پر طبع آزمائی کریں یعنی نظم یا غزل کہی جاوے۔

طرح مصرعہ کے ساتھ اپنا کوئی ایک مصرعہ خواہ اولیٰ یا ثانی لگا کر پورا شعر لکھا جاوے۔ تو جو مصرعہ لگایا جاوے۔ گرہ کہلاتا ہے۔ مثال طرح مصرعہ پھول تہلاتے ہیں باتوں سے دم گفتار ہم مصرعہ ثانی +

گرہ از رازِ سن کے وہ غنچہ دہن کھلجائے
کیوں نہ مثل گل۔ مصرعہ اولیٰ۔

(نوٹ) گرہ کرنے میں قافیہ کی پابندی

ضروری نہیں ہوتی +

نظم اور غزل

میں فرق

غزل بمعنی عورتوں سے باتیں کرنا۔ اور نظم اور غزل میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ نظم میں تو صرف ایک خاص مضمون بھجایا جاتا ہے۔ اور غزل میں اُس کے برخلاف ہر قسم کا یعنی فراقیہ مجازی۔ حقیقی۔ وصل وصال وغیرہ وغیرہ کے اشعار لاتے ہیں۔ اور نیز غزل میں قافیہ صرف مصرعہ ثانی میں ہوتا ہے۔ اور نظم میں یہ ضروری نہیں۔ خواہ اُس کو بطور

غزل کہہ لیں۔ خواہ ہر شعر کا الگ الگ
کافیہ ہو۔

یعنی ٹکڑے کرنا۔ اصطلاح میں کسی شعر
اس کے ارکان تقطیع پر ٹکڑے کر کے
وزن کرنے کو کہتے ہیں۔

وہ اوزان مقررہ جن پر شعر کا وزن دست
کرتے ہیں۔ بحر کہلاتے ہیں۔

تقطیع :-

بحر

راز

11

Checked
987

شأن اپنی شعبہ کی
مفائیدین
کے یہاں
مفائیدین
سناؤں میں
مفائیدین

	دلاکو	کبھی نہیں	لاوہا	سار بھی	
مفاعِلن	مفاعِلن	مفاعِلن	مفاعِلن	مفاعِلن	
	ناحق دل ڈالالیا	مفعول مفاعیلین	مفعول مفاعیلین	مجھ کو تو کر نہ رسوا	
مفعول مفاعیلین					
	لکھنے اُسے خط میں کہ ستم اٹھ نہیں سکتا	مفعول مفاعیلین	مفعول مفاعیلین		
مفعول مفاعیلین	ایک بار	ایک بار	ایک بار		
	جس روز سے دخل بے بسی نے پایا	مفعول مفاعیلین	مفعول مفاعیلین		
مفعول مفاعیلین	ایک بار	ایک بار	ایک بار		
	سر ہانے سیر کے آہستہ پلو	مفعول مفاعیلین	مفعول مفاعیلین		
مفعول مفاعیلین	ایک بار	ایک بار	ایک بار		
	دیوانہ روئے پیر ہوں میں	مفعول مفاعیلین	مفعول مفاعیلین		
مفعول مفاعیلین	ایک بار	ایک بار	ایک بار		
	اوزان مستخرجہ بحرین مسلم	اوزان مستخرجہ	اوزان مستخرجہ	اوزان مستخرجہ	

نمبر	نام بحر	اِركان قطع	اعداد و بار	مثال شعر مع طریق قطع	کیسیت
۱	بحر زبر سالم	سُتفعلن	چار بار	ساغرے گل رنگ کا بھر کر مجھے دے ساقی سُتفعلن سُتفعلن سُتفعلن سُتفعلن	
۲	بحر زبر معین سالم	مُتفعِلن	دو بار	ایک تو بہوں شکستہ دل مُتفعِلن مُتفعِلن فاعلن فاعلن	
۳	بحر کالم سالم	مُتفَاعِلن	چار بار	جو چین سے گزرے تو اے صبا تو یہ کیا مہل زار سے مُتفَاعِلن مُتفَاعِلن مُتفَاعِلن مُتفَاعِلن	
۴	بحر وافر سالم	مُفَاعِلن	چار بار	خدا کے لئے تو اہلِ اِقا ادھر کو بھی کر مُفَاعِلن مُفَاعِلن مُفَاعِلن مُفَاعِلن	
۵	بحر متعارف سالم	فعلن	چار بار	کے منے پہ آتا ہے رونا فعلن فعلن فعلن فعلن	
۶	شعارِ معین سالم	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	تین بار یکبار	بھول گنکد بھول فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	

[illegible]

ایک عاشق و محبت	ایک عاشق و محبت	ایک بار	فاعلاتن فعلات	ال مسدوس ۱	
جب جھاتی	جب جھاتی	ایک بار	فاعلاتن فعلات	ال مسدوس ۲	
بوجہ نکالت	بوجہ نکالت	دو بار	مفعولن مفعولات	بحر سرج سلم	
کیا کروں تیرے	کیا کروں تیرے	دو بار	مفعولن مفعولات	سرج مسدوس ۱	
ناله ہمارے موزوں	ناله ہمارے موزوں	ایک بار	مفعولن مفعولن فاعل	سرج مسدوس ۲	
بوجہ نکالت یہ بوجہ بھی سالم استعمال نہیں ہوتا	بوجہ نکالت یہ بوجہ بھی سالم استعمال نہیں ہوتا	دو بار	خامعین فاعل لاتن	بحر ضارع سلم	
آتش ناز کرنا	آتش ناز کرنا	دو بار	مفعول فاعلاتن	مضارع مضمون ۱	

وزن	مستخرج	خفيف مسدس	فاعلاتن فاعلاتن نحو ذرات	ایکبار	بہ ثقالت یہ بچ بھی سالم استعمال نہیں ہوتا۔	ری نظریں تو کم تو بطلہ سے تو نہیں مفاعلتن فعاتن	الفت ہوتی درشت سے مستفعلن فاعل	جانت پھیلنا ہوتی ہیں مستفعلن فاعل	میراج کر دیکھنا مستفعلن فاعل
وزن	مستخرج	جبر ثبث سالم	مستفعلن فعاتن	دوبار	گھبرا گیا گھر میں دل مستفعلن فاعل	مفاعلتن فعاتن	مستفعلن فاعل	مستفعلن فاعل	مستفعلن فاعل
وزن	مستخرج	جبر ثبث سالم	مستفعلن فعاتن	دوبار	مفاعلتن فعاتن	مفاعلتن فعاتن	مستفعلن فاعل	مستفعلن فاعل	مستفعلن فاعل

صنائع بدائع کا بیان

اشعار میں عموماً لفظی اور معنوی خوبیاں ہوتی ہیں جن کے استعمال سے شعر نہایت نفیس ہو جاتا ہے۔ اور یہ بہت قسم کی صنائع ہیں۔ گریہاں چند ایک مشہور اور ضروری صنعتوں کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

نام صنعت	مثال و تعریف
<p>تجنیس</p> <p>کسی شعر میں ایک ہی لفظ چند دفعہ استعمال کریں۔ مگر وہ لفظ مختلف معنی میں استعمال ہو۔ تو اسے صنعت تجنیس کہتے ہیں۔ مثال</p> <p>بار و زَمَ آن سے ہوئے اک بار نہ زہار ہم { راز رکھتے ہیں بارِ الم سے دیدہ خوں بارِ ہم { راز</p> <p>اس شعر میں (بار) کا لفظ کئی دفعہ مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔</p> <p>فائدہ مرتبہ بوجھ رونا</p>	<p>کسی شعر میں ایک ہی لفظ چند دفعہ استعمال کریں۔ مگر وہ لفظ مختلف معنی میں استعمال ہو۔ تو اسے صنعت تجنیس کہتے ہیں۔ مثال</p> <p>بار و زَمَ آن سے ہوئے اک بار نہ زہار ہم { راز رکھتے ہیں بارِ الم سے دیدہ خوں بارِ ہم { راز</p> <p>اس شعر میں (بار) کا لفظ کئی دفعہ مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔</p> <p>فائدہ مرتبہ بوجھ رونا</p>
<p>صنعت متقارب</p> <p>شعر میں کوئی ایسا لفظ استعمال کریں جسکو با ترتیب یا بلا ترتیب خواہ کسی طرح اُٹھنے سے کوئی اور دوسرا لفظ بن جائے۔ مثال</p> <p>بات کرنے کی نہیں ہے تاب اُن کے سامنے</p>	<p>شعر میں کوئی ایسا لفظ استعمال کریں جسکو با ترتیب یا بلا ترتیب خواہ کسی طرح اُٹھنے سے کوئی اور دوسرا لفظ بن جائے۔ مثال</p> <p>بات کرنے کی نہیں ہے تاب اُن کے سامنے</p>

کس طرح ہمدم کریں بوسہ پہ کچھ تکرار ہم { راز
 اس شعر میں بات کو اُلٹ کر تاب اور تاب کو اُلٹ کر
 بات بن جاتے ہیں۔ اور شراب سے بارش
 جنگ سے گنج تار سے رات قربت سے رقابت +
 شعر میں ایسے لفظ لانا۔ جو ایک دوسرے کے
 مقابلے میں ضد ہوں۔ جیسے

صنعتِ متضاد

نخت خفتہ تو رہا سوتا ہی اپنا پر صنم { راز
 انتظاری میں تری شب بھر رہے بیدار ہم {
 اس شعر میں سوتا اور بیدار متضاد ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس
 چلنا۔ ٹھہرنا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ رونا۔ ہنسنا وغیرہ +
 شعر میں ایسے الفاظ ہوں۔ جن کا تعلق ایک
 دوسرے سے نہ ہو۔ جیسے باغ کے ذکر کے
 ساتھ نہر۔ بہار۔ خزاں۔ باد۔ صبا۔ نسیم۔
 گل۔ خار۔ عنایب وغیرہ ہوں۔

صنعت
مراعاتِ النظیر

مثالِ راز

کہیں سرو قامت یار پر میں نثارِ مصلصل وفاختہ
 کہیں۔ رخ یہ بلبلیں ہیں فدا کہیں۔ لالہ و گلِ غول
 سرو کے ساتھ فاختہ۔ رُخ مثالِ گل کے ساتھ بلبلیں
 وغیرہ وغیرہ +

صنعت عکس

ایسا شعر کہنا۔ جس کا مصرعہ اول ذرا تبدیل کرنے سے مصرعہ ثانی بن جائے۔ یا مصرعہ ثانی ذرا تبدیل کرنے سے مصرعہ اول ہو جائے۔ جیسے

بے شکایت نہیں محبت کے مزے [ذوق
بے محبت نہیں شکایت کے مزے]

شعر میں کوئی ایسا ایک لفظ استعمال کر جانا جس سے یہ معلوم ہو۔ اور شک پڑ جائے۔ کہ اگر مصرعہ اولے میں کسی کی تعریف کی گئی ہے۔ تو مصرعہ ثانی میں مذمت ہوگی۔ مگر سارا شعر پڑھنے سے وہ تعریف پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اسی طرح اگر مذمت ہو۔ تو مصرعہ ثانی میں تعریف ہونے کا شبہ پڑے۔ مگر مذمت اور بھی بڑھ جائے۔

تو سمجھتا ہے کہ تیرے چاہنے والوں میں ہیں [رائے
یہ غلط ہے بلکہ ہیں تیرے تو خد متگار ہم]

اس شعر میں مصرعہ اولے میں چاہنے والوں کے آگے مصرعہ ثانی میں غلط ہے۔ سے شک پڑ گیا تھا۔ کہ چاہنے والے نہیں۔ بلکہ دشمن وغیرہ ہوں گے۔ مگر سارا شعر پڑھنے سے چاہنے والوں

صنعت رجوع

کا رتبہ اور بھی زیادہ اچھا ہو گیا۔ پس یہ ایک
خوبی شعر ہے۔

جب کوئی لفظ کسی شعر یا فقرہ میں مکرر یا
زیادہ دفعہ استعمال کریں۔ جس سے فصاحت
میں نقص نہ آئے۔ بلکہ تاکید وغیرہ کی خوبی بڑھ
جائے تو صنعتِ تکرار کہلاتی ہے۔ جیسے

مانند روئے یار نہ آیا کوئی نظر گل اور
گل گل پہ عنذیب پھری گو چمن چمن آچمن کا تکرار
جب کسی شعر یا فقرہ میں ایک ہی مصدر
یا مادہ کے الفاظ مشتق استعمال کریں۔ جیسے

دن کٹا فریاو سے اور رات زلی سے کٹی
عمر کٹے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی
اس شعر میں کاٹنا مصدر سے مختلف الفاظ
مشتق برتے گئے ہیں۔

کلام میں کسی خاص بات کو لانا لازم پکڑ لینا۔
جیسے ظفر اس شعر میں چنند اعضا کا شمار یا
ذکر لازم پکڑ لیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے ذکر کر نیکی
بغیر بھی کام چل سکتا ہے۔ اور یہ صنعت محض مزید
خوبی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

صنعت
تکرار

صنعت
اشفاق

صنعت
لنوم
مالایزم

صنعت دوم
مالا یلزم

جلایا آپ ہم نے ضبط کر کے آہ سوزاں کو
جگر کو۔ سینہ کو۔ پہلو کو۔ دل کو۔ جسم کو۔ جاں کو +
یا یہ لازم پکڑ لینا کہ شعر میں کوئی لفظ
نہ آئے + ۵

ایضاً

ہم دم دم حسام کا اعدا کا دم ہوا
درد والم سوا ہوا آرام کم ہوا

ایضاً

یا یہ کہ کوئی لفظ غیر منقوط نہ آوے۔ جیسے ۵
مخمس فیض بخش تخت نشیں

یا یہ کہ ایک مصرعہ غیر منقوط اور ایک مصرعہ
میں نقطے ہوں۔ ۵

ایضاً

آہ کل دل کو ہوا درد کہ کھسا ہم کو لا

جہلبش چیں مجہین بست چیں نے ب چیں
یا یہ کہ الفاظ کے نیچے نقطہ نہ ہو۔ بلکہ صرف

اوپر ہی آویں۔ ۵

ایضاً

مظہر صدق و صفا قدر شناس مردم کو

معدن عدل و سخا مصدر الطاف و عطا
یا یہ کہ الفاظ کے اوپر نقطہ نہ آویں ۵

گو ہر درج ہم کو کب برج اکرم
صاحب دبدبہ سروری و مجدد علما

ایضاً

یا یہ کہ شعر یا عبارت کے تمام حروف یکھنے
میں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ جیسے ۱۵

داؤد دل لے داؤد دا داؤد

داغ دُوری اب دے دلدار دے

یا سب حروف لاکرا کٹھے لکھے جاسکیں ۱۵

چپکے چپکے کبھی مجھے کہنا۔

یہ مصرعہ مندرجہ ذیل طرح سے اکٹھا لکھا گیا۔

چپکے چپکے کبھی مجھے کہنا

جب سب الفاظ شعر میں تمام حروف اجب

الف سے یائے تک لائیں۔ جیسے ۱۵

منظر فیض و عطا انعم ذی جود و سخا

صلح کل مشرب ثابت قدم روز و فا

بمعنی ملمع کرنا۔ کلام میں مختلف زبانوں کا

استعمال کرنا ۱۵ راز

عزیز و چو کیم دارد ستا عاشق جانان ہے آفری اور

عیدم النمل و سگین دل مرا وہ ماہ تاباں ہے آندو میں ہے

معنی میں چلانا عددوں کا۔ کلام میں کچھ

اعداد شمار کرنے۔ خواہ وہ بے ترتیب ہوں۔

یا با ترتیب۔ ۱۵

ایضاً

صنعت

جامع الحروف

صنعت تلمیع

صنعت

سیاقہ الاعداد

صنعت قوافی یا دو قافیتیں صنعت تو شیخ

وائے قبرت ایک گانی کی ہوئیں دو تین چار
وقت گفتن جب زباں پہ اُس کی لکنت آگئی
کسی شعر میں دوہرا قافیہ رکھنا
صبا اڑا کے لے جا بر اغبار کہیں
مجھ سے چھوٹنے کی آستان یاد نہیں
کسی نظم یا غزل کے ہر پہلے مصرعہ یا دونوں مصرعوں
کا صرف پہلا پہلا حرف لے کر ملائے سر کوئی
تام یا خاص عبارت بن جائے۔

م مترنم ہوا گر صحن چین میں قمری
ح حالت وجد کرے سر و لب جو پیدا
م موسم گل میں ترقی پہ ہے فیضان بہار
د دامن دشت و جبل لالہ حمرے بھرا

ان چاروں مصرعوں کا پہلا حرف م۔ ح۔ م۔ د۔
ملانے سے محمد ایک نام نکل آتا ہے۔ یہ صنعت تو
شیخ ہے۔ جس میں کسی شعر یا نثر کی عبارت کے
حروف کے اعلیٰ جمع کر نیے کسی شادی یا فو تیرگی وغیرہ کی تاریخ نکلے۔
حضرت صولت نے لکھی کتاب
مدح حضرت میں عجب نادر غریب
مصرع تاریخ یوں موزون ہوا۔

صنعت تاریخ

سمت ۱۲۹۸

نعت محبوب خدا ہے یہ عجیب
چوتھے مصرعہ کے حروف کے اعداد جمع
کرنے سے کتاب لکھنے کی تاریخ ۱۲۹۸ھ
نکلتا ہے۔

واضح ہو کہ اگر کسی لفظ کا پہلا حرف مطلوب
ہو۔ تو وہ سر۔ منہ۔ آنکھ سے تعبیر کیا جاتا
ہے۔ اور بیچ کے حرف کو دل۔ ستیہ۔ ناف
ہیں۔ جیسے دل ہیں۔ ذ۔ سر اور ل پاؤں ÷

نقشہ اعداد حروف ابجد

حروف	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	x
	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	
حروف	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	x
	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت
	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰
حروف	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	x	x
	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰		

صنعت التعلیل حسن میں

یہ وہ صنعت ہے۔ کہ قدرت نے کسی بات
کی بنا کسی اور نشاد پر رکھی ہوئی ہو۔ مگر شاعر
اس کی کوئی اور ہی وجہ بیان کر دے جیسے
فلک پھر رہا ہے سرگرداں کہو کس واسطے یارو
زمین کے صدقے ہوتا ہے کہ اس بہتر محمد ہے
فلک کے گردش کرنے کی وجہ تو دن رات کا پیدا
کرنا ہے۔ مگر اس شعر میں گردش فلک
کا باعث یہ رکھا ہے۔ کہ حضرت محمد چونکہ
زمین میں دفن ہیں۔ اس لئے آسمان زمین
پر صدقے ہو رہا ہے۔

صنعت لفظ ونشر مرتب

جب کلام میں پہلے چند چیزوں کا ذکر کریں۔
اور پھر ان کے منسوبات لکھیں۔ جیسے
یہ ہمارا دل ہے یا پروانا ہے یا فاختہ
ہے وہ قد یا شمع کا فوری ہے یا شمشاد ہے
یا ترتیب مناسبات ہوں۔ تو صنعت لفظ و نشر مرتب کہتے ہیں۔
اور اگر بے ترتیب ہوں۔ تو لفظ و نشر غیر مرتب جیسے
روئے وزلف و قد صنم دیکھو

سنبل دسرو و گل بہم دیکھو
صنعت مبالغہ
کسی کی تعریف یا مذمت وغیرہ یہاں تک زیادہ

صنعتِ مبالغہ

کی جائے۔ کہ وہاں تک اس کا ہونا بعید
یا محال ہو۔ مبالغہ کہلاتا ہے۔ مبالغہ کی
تین قسمیں ہیں۔

۱۔ مبالغہ تہلیغ

(۱) کسی کی مدح یا ذمت وغیرہ کا عقل
و عادت کی رُو سے وہاں تک ہونا ممکن ہو۔ تو
وہ مبالغہ تہلیغ کہلاتا ہے۔ جیسے ۵
پہنچتے ہم آرزوئے وصل میں نزدیک مرگ
عقلاً و عادتاً ممکن ہے۔

۲۔ مبالغہ اغراق

(۲) عقلاً تو ممکن ہے۔ لیکن عادتاً
ممکن نہ ہو۔ جیسے ۵

اُن سببے درِ دیر بچنے کی دُعا مانگے
دشمن کے حق میں دعائے خیر کرنا عادتاً
ممکن نہیں۔ مگر عقلاً ممکن ہے۔ کہ شاید رحم
کھا کر دعا مانگ ہی لے۔ اُسے مبالغہ اغراق
کہتے ہیں۔

(۳) عقلاً و عادتاً دونوں کی رُو سے
محال ہو۔ جیسے ۵

۳۔ مبالغہ غلو

ہم روئے ایسا تو نے جو ہم کو رُلا دیا
 پانی میں اک دکھائی فلک بلبلا دیا
 اتنا رونا کہ آسمان بلبلا سا پانی میں نظر
 آنے لگے۔ بالکل محال ہے۔ اُسے مبالغہ غلو
 کہتے ہیں۔ اور جس قدر مبالغہ کیا جائے۔
 اتنا ہی عمدہ شعر ہوتا ہے۔



جب ایک کلام کے دو معنی معلوم
 دیں۔ اور دونوں صحیح نظر آئیں۔ جیسے ۵
 جو دئے دو دئے معنی میرے اس مصرعہ
 کو اب فقیروں کے ہیں۔ گھر معدنِ دریا
 جبل اتنی سخاوت۔ کہ فقیروں کے گھر مال سے
 لعل و جواہر کی کانیں بن گئے۔ امیر ہو گئے۔
 دوسرے معنی یہ کہ اتنی سخاوت کی۔ کہ
 دریا اور پہاڑ جن سے لعل و جواہر نکلتے ہیں
 خیرات کرتے کرتے فقیروں کے گھروں
 کی مانند خالی ہو گئے۔

صنعت
 اومانج



مناسبات کا بیان

واضح رہے کہ کسی خاص چیز کے ساتھ
اس کے مناسبات کے ذکر کرنے سے کلام
میں نہایت لطافت ہوتی ہے۔

عشوق - غمزہ - کرشمہ - ناز - ادا - شہاز - شوخی
مجھنی - بے مہری - بے وفائی - سفاسی -
دلبری - دلربائی - خود بینی - خود نائی - سنگدلی -
بے رحمی - دل آزاری - رقیب نیازی -
وعدہ خلافی - حیل سازی - خوبی - لذت - حبلوہ -
تلخ گوئی - جفاکاری - وغیرہ وغیرہ۔

مناسبات حسن

آہ - نالہ - فریاد - زاری - فغان - رونا -
چلانا - بے خوابی - بیتابی - اضطرابی -
ناتوانی - سوز - اندوہ - غم - الم - آرزو -
شوق - انتظار - گداز - آوارگی - بیچارگی -

مناسبات عشق

سرمیگی - جامه دری - جنوں - قسلق -
تپش - درو - تمنا - حیرانی - پریشانی - خود سری -
و غیره و غیره -

مناسبات فقر

صبر - رضا - توکل - تسلیم - همت - مراقبه -
مشاهده - معاينه - مجاہدہ - طریقت -
شریعت - عبادت - ارادت - حقیقت -
عزالت - ریاضت - خاکساری - عجز -
تجریہ - صوم - صلوة - فکر - ذکر -
وم - حق پرستش - طہارت یقین - استغفار و غیره -

مناسبات غنا

جاه و جلال - دولت - اقبال - ثروت - چشمیت -
منزلت - سخاوت - شجاعت - عنایت -
عزم - جزم - شان و شوکت - عدالت -
رحمت - عزت - شفقت - فتح - نصرت - ظفر - عزیمت - پرورش -
گرم گری - یقین سانی - ملکداری - شکوہ - تحقیر - کشوره کشائی - غیره -

مناسبات برسات

ابر - باران - رعد - برق - قوس و قزح - قطره - نزالہ -
سیلاب - شبنم - بارش - گرداب - و غیره -

سجده - خاک کا پتلا - رُوح - عزرائیل معلم الملكوت
چمن - خلد - آتش - دانہ - گندم وغیرہ -

مناسبات حضرت
آدم و حوا

طوفان - کشتی - پہاڑ - کفان -
تنور وغیرہ وغیرہ -

مناسبات حضرت
نوح

خلیل اللہ - بت شکن - آذر - نار - گلزار -
اسماعیل - ذبح - قربانی - تعمیر کعبہ -
نرود - وغیرہ -

مناسبات حضرت
ایراہیم

مچھلی - دریا - ظلمت - کدو و غنیرہ -

مناسبات حضرت
یونس

دریا - بحر - رہنمائی - آب حیات - ابدی -
زندگی - جہاز کشتی - سکندر وغیرہ -

مناسبات حضرت
خضر و الیاس

یعقوب - کفان - نابینا - برادران بیوفا -
گرگ - چاہ - سوداگر - مصر - بازار - خواب - غلام -
زندان - عزیز - دشت - قحط - محسوس و فروخت
وغیرہ وغیرہ -

مناسبات حضرت
یوسف زلیخا

مناسبات حضرت موسی

تاووت - کلیم - بنی اسرائیل - مصر - فرعون -
 امان - توراۃ - عصا - یدریضا - طور - جلود -
 رب ارنی - من ترانی - نیل - غرق - قارون - خوانه
 سحر - سامری - گوساله - تجلی - دیدار - امین -
 وادی - شجر - معراج - وغیره - وغیره -

~~~~~

خوش الحانی - زبور - گیت - موم - آهن - وغیره - وغیره -

~~~~~

تخت - دیو - پری - هوا - مهر - انگوٹھی - چوٹھی -
 پدپد - بلقیس - وغیره -

~~~~~

مسح - یسوع - روح القدس - ابن مریم - دم -  
 دست - انجیل - مرض - شفا - علاج - زنده  
 سولی - فلک - چهارم - خریسے - نصاری -  
 پنجہ مریم - یهود - وغیره -

~~~~~

حرام - احرام - لبتیک - طواف - قرطانی -
 بدیه - صفا - مرده - ابراہیم - حجر اسود -
 حجاز - حاجی - غلاف - مکہ -

مناسبات حضرت داؤد مناسبات حضرت سلیمان

مناسبات حضرت عیسای

مناسبات حج

مدینہ - زمزم - چاہ وغیرہ وغیرہ



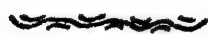
بیت - صنم - تصویر - برہمن - پیر - بستکدہ -
بیت الصنم - مندرجہ - دیو - ناقوس - پوجا وغیرہ



خوابات - میکدہ - مے خانہ - شیشہ - صراحی - ساغر
مینا - جام - مے نشہ - ساقی - پیماہ - بست - متوالہ -
بیہوش - رند - مشرب - گلاس - تقلقل - وغیرہ -



خسرو - پرویز - جوئے - نہر - شہر - تیشہ - پہاڑ -
کوہکن - کوہ - تیشہ زنی - وغیرہ -



مجنوں - لیلا - طے - مے - دشت - صحرا -
غربت - درخت - لاغری - ناقہ - نار - محفل
مکتب - غزال - بیابان - نوسل -
وحشت - وغیرہ - وغیرہ -



ماروت - ماروت - زہرہ - چاہ - بابل - بحر - جادو
رقاص - فلک - مطرب - وغیرہ - وغیرہ

مناسبات
بیت خانہ

مناسبات
میکدہ

مناسبات
شیریں فرہاد

مناسبات
قیس و لیلی

مناسبات
ماروت زہرہ

مناسبات
گل بلبلی مہرئی

گل - باغ - خار - چمن - سرو - شمشاد - صنوبر -
شاخ - نالہ - آشیانہ - وغیرہ -

~~~~~

مناسبات  
شمع پروانہ

محفل - شمع - چراغ - جلنا - رونا - ہنسنا - موم -  
فانوس وغیرہ وغیرہ -  
(نوٹ) بلبلی اور پروانہ سے عام عاشق اور  
گل اور شمع سے خاص معشوق مراد لیتے ہیں -

فائز احمد یوسفی عبدالرحمن ۹۵

# تشبیہات کا بیان

کلام میں جس قدر تشبیہات استعمال کی جائیں - اتنا ہی  
کلام عمدہ ترین ہوتا ہے - اس کا خیال چاہیے -

تشبیہ  
قامت

سرو - صنوبر - نہال - شمشاد -  
طوبی - سرو آزاد - سرو چمن -  
تیز - سرو ناز - سرو سہی -

~~~~~

بهار - برق - نسیم - صبح - صبار - رفتار - آب - نسیم محل -
نسیم سحر وغیرہ -

تشبہ
خرام

شب - نیم شب - شب و بچور - شب یلدا ظلمات -
مشک - عنبر - دام - شام وغیرہ -

تشبہ
موئے شتر

راہِ ظلمات - خطِ استوا - کہکشاں -
خطِ کہکشاں - برق وغیرہ -

تشبہ
فرق سر

سُنبُل - دُستِ سُنبُل - ریحان - مکند -
زنجیر - مارِ طُشاب - تازِ یانہ - رشتہ -
رسن - دام - تاتارِ ختن - چین - شب - دراز -
لام - ہم - چوگان - چلیپا - وغیرہ -

تشبہ
زلفِ کل کل
گیسو وغیرہ

ماہ - آفتاب - شمع - کعبہ - مصحف -
گل - شعلہ - لاله ارغوان - صبح - روز -
گلستان - گلزار - چین - بہشت - باغ -
ازم - شعلہ طور - مشعل - صفحہ وغیرہ -

تشبہ
رخ

هندو - زنگی - زنگی بچه - حبشی - حبشی زاده نقطه
مشک دانه - دانه - سودا - مردک - حجر الاسود -
تخم - فلفل سیاه - وغیره -

تشبیه
خال

آئینه - لوح - سیم - ماه - هلال - بدر - خورشید
ماه نو - زهره - مشتری - سهیل - وغیره -

تشبیه
بجبین

موج - بحراب - تلوار - کمان - صمصام -
هلال - قوس و قزح - ذوالفقار -
خنجر شمشیر - حلقه کمان - کلید - هلال عید -
نون - خط نسخ - وغیره -

تشبیه
ابرو

بادام - زگس - زگ - هندو - زهره -
بادوگر - ساحر - جام - کاسه - ساعره -
آهوه - غزال - حرف صاد - حرف عین -
فسونگر - بابل - وغیره - وغیره -

تشبیه
چشم

خنجر - تیغ - سنان - نیزه - تیر - خار -
سوزن - نشتر - خدنگ - پیکان -

تشبیه
مشکاکان

نیش و غصیرہ۔



صراحی۔ دستہ عاج۔ بیاض صبح۔
گردن آہو و غیرہ۔



الف۔ شبو۔ سیمیں۔ غنچہ شبو۔ تلوار۔ تیر۔
و غصیرہ و غیرہ۔



غنچہ۔ برگ۔ عنال۔ آب حیات۔
پستہ۔ خزا۔ موج کوثر۔ موج نسیم۔
سیما۔ شہد۔ شکر۔ قند۔ نبات۔
مصری۔ لعل۔ یاقوت۔ عقیق۔
ہلال۔ آتش۔ شفق۔ انگر۔
موج شراب۔ رشتہ جان۔
و غیرہ و غیرہ۔



غنچہ۔ نقطہ موہوم۔ صفر۔ عدم۔ صدف۔
کوزہ۔ نبات۔ پستہ و غیرہ۔



تشبیہ
گردن

تشبیہ
ناک

تشبیہ
لب

تشبیہ
دہن

تشبیہ
و نڈاں

گوہر۔ دُر۔ ژالہ۔ الماس۔ انجم۔ دانہ انار۔
موتی۔ پرویں۔ سلک گوہر وغیرہ۔

تشبیہ
خندہ

برق۔ لمعہ۔ غچہ۔ نیم شگفتہ۔ صبح بشکین
وغیرہ وغیرہ۔

اقسام نظم

قطعہ

مطلع کو کسی قصیدہ یا غزل سے الگ
کر دیں۔ تو قطعہ رہ جائے گا۔ قطعہ کے
کم از کم چار مصرعے ہوتے ہیں۔ زیادہ کی
حد نہیں۔ اشعار آپس میں مربوط
ہونے بہتر ہوتے ہیں۔

ثنوی

جس نظم کا ہر ایک شعر اپنا اپنا الگ نظم فیر رکھتا
ہو۔ غزل کی طرح ایک ہی قافیہ نہ ہو۔

رُباعی

اس کے چار ہی مصرع ہوتے ہیں۔
اور صرف تیسرے مصرعہ میں قافیہ
نہیں ہوتا۔ پہلے۔ دوسرے اور چوتھے
مصرعہ میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔

جیسے

ایک دن درپیش آنے ہے سفر
رہرو ملکِ عدم کس کے کمر
چاہیے کچھ راز اس میں زارِ راہ
یہ سفر ہو جائے گا ورنہ سقر
از راز



مسمط

چند ہموزن اور ہم قافیہ مصرعوں کو جمع
کر کے ایک بند قرار دینا۔ اور اسی
طرح تعداد میں اسی قدر مصرعوں کے
اور بند کہنا۔ اور ہر بند کے آخری
مصرعہ کو قافیہ میں بندِ اول کے تابع
رکھنا مسمط کہلاتا ہے۔ ہر بند کے
تین مصرعہ ہوں۔ تو مثلث۔ چار مصرعہ
ہوں۔ تو مربع۔ پانچ ہوں۔ تو مخمس۔

چھ ہوں۔ تو سدس۔ سات ہوں تو
مبلغ۔ آٹھ ہوں تو ثمن۔ نو ہوں تو
متع اور دس مصرعے ہوں تو معشر
کہتے ہیں۔



ترجیع بند

چند مصرعے ایک ہی قافیہ میں کہیں۔
اور اُسے ایک بند قرار دیں۔ اور اُس میں
کسی اور قافیہ کا ایک شعر آخر میں
لائیں۔ اور اسی طرح بند اول کے
مصرعوں کی تعداد کے برابر کئی بند کہیں۔
اور ہر بند کے آخر وہی بند اول کا
آخری شعر بار بار لائیں۔ وہ ترجیع بند
کہلاتا ہے۔



ترکیب بند

ترجیع بند کی طرح کچھ بند کہنا۔
مگر ہر بند کے سب سے پہلے
آخری شعر کے قافیہ میں ہی کہیں۔ تو
اُسے ترکیب بند کہتے ہیں۔



تغنیوں

کسی اور کی غزل کو اپنے اشعار میں
مربوط کرنا۔ یعنی اپنی طرف سے
تین مصرعے ہر شعر کے قافیہ وغیرہ میں
لا کر محسن کی طرز پر لکھنا تغنیوں کہلاتے ہیں
محسن اپنا کلام ہوتا ہے۔ اور تغنیوں اور کی
غزل پر کی جاتی ہے۔



کسی وزن میں ایک مصرعہ کہنا۔ اور
پھر اسی کے ارکان میں سے ایک دو رکن
پر کچھ الفاظ بڑھا دینا مستزاد
کہلاتے ہیں جیسے ظفر کا مستزاد
جو عرش سے ہے۔ فرش تک آدمی میں ہے۔
دیکھ آنکھ کھول کر کیا کیا نہیں ہے۔ اس میں کہ
سب کچھ اسی میں ہے۔ پر چاہئے نظر۔



جس نظم میں حسن سے اظہار
نفرت اور عشق کی مذمت
کی جاوے



واسوخت

شہر آشوب

جس نظم میں گردش زانہ وغیرہ
کا حال درج ہو۔

نحیت

جو نظم دہلی کی صاف زبان میں
کہی جائے۔

نحی

جو نظم عورتوں کی زبان میں کہی
جائے۔ جیسے

ہم کو جو چاہے اس کا خدا نت بھلا کرے
دو دہوں نہائے اور وہ پوتوں بھلا کرے

نتیجہ

خوش الحان گولیاں

اگر آپ اپنی آواز کو سُر بنا نا چاہتے ہیں۔ یا گانا سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ تو
خوش الحان گولیاں استعمال کریں۔ آواز کبھی غراب نہ ہوگی۔ بلکہ نہایت سُر ملی
اور صاف ہو جائیگی۔ جو صاحب بلند آواز سے کام لیتے ہیں۔ ان کے لئے
بہت مفید ہیں۔ قیمت فی پکیٹ موصوفی لٹاک صرف (۳۳) منگوانیکا سیتہ۔

دفتر خوش الحان گولیاں لاہور

اصلی مکمل صابون ریزی لم ایسی مفید اور کار آمد کتاب آج تک کسی نے نہیں
 چھاپی۔ اور نہ کوئی چھاپے گا۔ اس میں صابون سازی کے سبب بھید بغیر کسی راز اور لکھن
 کے ذریعہ شرح کر کے اور تجربہ کر کے لکھے گئے ہیں جس کے دیکھنے سے مصنف صلح
 کی عرق ریزی اور کوشش کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اور جس سے ایک کم علم اور
 کم عقل اور کم پیسے والا آدمی بلاد و استاد کے صابن تیار کر کے لاکھوں روپے
 کا مالک بن سکتا ہے۔ اگر کسی استاد سے ایسے بے بہا ہنر سیکھنے کے لئے
 جائیں۔ تو وہ کبھی نہ سکھائے گا۔ اس کتاب میں کئی قسم کے دسی انگریزی
 صابن بنانے کے عمدہ عمدہ طریقے اور نسخے درج ہیں۔ اگر آپ مقورے ہی
 دنوں میں مالدار بننا چاہتے ہیں۔ تو ضرور اس کتاب کو خریدیں۔ قیمت صرف
 بارہ آنے (۱۲) جو بالکل لاگت کے برابر ہے۔

گدڑی میں لعل لم مصنف حکیم غلام مصطفیٰ صاحب :- ناظرین آپ کی نظروں
 سے کئی بڑی بڑی کتابیں گدڑی ہو گئی ہیں جن میں کئی قسم کے نثر و نسخہ جات درج ہو چکے
 مگر آپ نے جب کبھی کوئی نسخہ یا نثر آزمایا ہوگا۔ تو فیائدہ پایا ہوگا۔ حکیم صاحب نے کتاب
 دگدھی میں لعل جس میں ہر مرض کے مجرب اور تیرہ ہدف نسخہ جات جو کہ ۱۲ سالہ محنت و خاشانی
 اور فقیروں جو گیوں۔ سنیا سیوں کی سیوا کا نتیجہ تھا۔ فائدہ عام کیلئے
 درج کیا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ اس کا جو نسخہ آزماؤ گے۔ پُر
 اثر پاؤ گے۔ قابل دید کتاب ہے قیمت معہ محصول ڈاک صرف (۱۲)۔

منشی عزیز الدین محمد الدین صاحب کتب لاہور بازار کشمیری

و غایب حب و بغض کہ تا ظہور کتاب کی ہدایت پر عمل
 کرنے والا ہر عورت مرد اور اس کو اپنا مطیع کر سکتا ہے۔ اگر کسی سے بدلہ
 لینا چاہئے تو بدلہ بھی لے سکتا ہے۔ جب یعنی کسی کو مطیع کرنا یا بغض کرنی
 کسی سے بدلہ لینا ان ہر دو باتوں میں یہ مفید ہے قیمت (۸۰ روپے)

پیام محبت مؤلف پر وفیسر ڈاکٹر محمد کھڑا لاہور میں میں جدید
 جدید غزلوں کے علاوہ عاشقانہ خطوط لطیفے نسا نے ناول نیز صنعت معرفت
 کے اکسیر نسخے اور طبی اجتربات بھی اس میں قیمت (۱۰ روپے) محصول لاک
 جو صاحب (۱۰ روپے) بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج کر منگائیں گے۔ ان کو محصول لاک
 معاف کیا جاوے گا۔

مکمل گلزارِ بغض و حب اس کتاب میں جناب غوث پاک کے
 علاوہ دیگر بہت سے اولیائے کرام کے اردو پنجابی زبان میں جدید جدید
 مناقب جمع ہیں۔ اس کتاب کا ہر نعت خواں کے پاس ہونا نہایت ضروری
 ہے۔ نیز اس کتاب میں طریقہ ختم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ
 وآلہ واصحابہ وسلم اور جناب غوث پاک و محبوب سبحانی رضی
 اللہ عنہما اور جناب حضرت گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں قیمت
 صرف چار آنے (۴ روپے) سنگدانے کا مکمل تہذیب

مفتی عزیز الدین محمد الدین تاجران لاہور
 بازار کشمیری

مصر کا جاؤ اور وہی کس کتاب میں وجود علم جادو پر ایک عالم نے بحث کی گئی ہے۔ اور تمام نوکات سکناات کو جو موجود ہیں کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ پوری طرح ادا کیا ہے۔ اور بعد میں مصر کے اُس جادو کے متعلق جو پرنے زمانے میں اہل مصر میں رائج تھا۔ پوری تحقیقات کی ہے۔ اور جادو کی اصلیت ہر پہلو سے کما حقہ بتا دی ہے۔ عملیات نادر جو موجود ہیں کتب مروجہ میں نہیں پائے جاتے۔ اور جو راز سینہ سینہ چلے آتے تھے۔ سب لکھ دیئے ہیں۔ تسخیر تہذیب و تسخیر آفتاب تسخیر مانتاب تسخیر مرغ تسخیر زحل وغیرہ ہر ایک سیارہ کی تسخیر اور اس کے علاوہ مختلف اشیاء کو تسخیر کرنے کے لئے عجیب و غریب طریقوں کو جو تیر بہدف درج کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ ہر ایک قسم کے عملیات مریض پر دم کرنا۔ خواہ کوئی مرض ہو۔ اور دواسے فائدہ نہ ہوتا ہو۔ جادو کے ذریعہ تمام ملکوں کی سیر کرنا۔ ہوا میں اڑتے پھیرنا۔ جسکو چاہنا۔ بس میں کر لینا۔ نظروں سے غائب ہو جانا۔ دوسری شکل میں ظاہر ہونا۔ اور دُور دراز کی اشیاء منگو لینا۔ جنات دیو پری کو اپنے قابو میں رکھنا۔ اور حسب خواہش اُن سے کام لینا وغیرہ وغیرہ۔ بعد میں ایسے عملیات جو روزانہ ضروریات کے لئے ارحم مفید ہیں۔ بیشک کشائش رزق کسی اٹکے ہوئے کام کے لئے یا کسی بیمار کی شفا کے لئے یا اولاد کے طلب کرنے کے لئے درج ہیں۔ اگر یہ کتاب خلاف تحریر ہو۔ تو واپس کسی کے اپنی قیمت ہم سے مولیٰ کر لیں قیمت مع محصول اک ایک سو پچاس روپے (عمر منگو و نیکامی مکمل پتہ:-

منشی عزیز الدین نجم الدین برکت لاہور بازار کشمیری

سچے کلمہ کا احاطہ انداز میں اس کتاب میں ہندوستان کے مشہور شاعروں
کا نعتیہ کلام اور اچھے اچھے مضمون نگاروں کے مضامین صرف بزرگوارانِ دین
کے متعلق درج ہیں۔ سرفروشانِ اسلام کے کارنامے۔ نیابِ جویوں
کے تذکرے۔ ضروری مسئلے پر بھی درج ہیں۔ انقضیٰ یہ کتاب ان جوئے
لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جن کو اسلام اور اس کے سچے رہنما حضرت
رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غلی مجتہد ہے۔ اور نعت خوانوں کے
لئے تو یہ کتاب لازماً خزانہ کی گنجی ہے قیمت صرف (۷۰)

حیات النبی کم عرف ہادی اسلام یعنی سوانح عمری رسولِ کریم صلی اللہ
نے حضور ہادی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح عمریاں کثرت سے پڑھی ہوئی
ہوں گی۔ مگر سوانح عمری جو کہ ابو المعانی جناب مولوی تاج الدین احمد صاحب تاج
نقشبندی مجددی لاہور نے حال ہی میں تصنیف فرمائی ہے تمام
سابقہ سوانح عمریاں سے جدید رنگ میں لکھی ہے۔ اس
سوانح عمری کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ اس سوانح عمری میں شروع پرکش
دو صاحب کی مرتبہ سوانح عمری کے ان غلط خیالات اور عقاید کی تردید کی ہے
کہ جس کو ایک سچا مسلمان ہرگز نہیں پڑھ سکتا۔ تمام باتیں صرف
دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (۸۰)
(منگوانے کا مکمل پتہ)

منشی عزیز الدین محمد الدین جلال لاہور پشیمیری

سابعی کتاب زوال ایران عرف عروج اسلام لماز قلم حقیقت قدم العجب
 پیر غلام دستگیر صاحب ناسخہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بادشاہوں کے نام و خوشامی
 جیسا ایران کے بادشاہ کاگستاخی کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مطابقت
 اس کا اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا جانا۔ اس کے خاندان کا تباہ ہونا۔ اور مسلمانوں
 کا اس کی سلطنت کو فتح کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کتاب میں تمام تاریخی حالات مفصل
 درج ہیں۔ اور ایران کے بادشاہوں نو شیرواں وغیرہ کے عکسی فوٹو بھی دیے
 گئے ہیں قیمت صرف آٹھ آنے (۸) محض و لٹاک ہضمہ خریدار۔

حکایات اردو و شوی مولانا روم اس کتاب میں پیر غلام دستگیر
 صاحب ناسخہ نے شوی شریف کی ان چیدہ چیدہ اور مخفی خیر حکایات کا اردو
 ترجمہ شریں سلیس اور عام فہم فصاحت و بلاغت سے کیا ہے۔ کہ جس کے پڑھنے
 سے انسان کا دل انسان بن جاتا ہے کیت میت و طباعت عمدہ سرورین کلین
 آرٹ پیپر قیمت صرف ایک روپہ آٹھ آنے (۸) محض و لٹاک ہضمہ خریدار۔
 میلاد اعظم مصنف سید پیر شیر علی شاہ صاحب مسد خلف الرشید پیر رحمت میر انشا
 صاحب جاننصر کا مدت سے لوگ خواہشمند تھے۔ کہ میلاد کی کوئی ایسی کتاب ہوئی
 چاہیے جس میں میلاد خوانی کے مسلسل طریقے درج ہوں۔ تو آج اللہ کے فضل و کرم
 سے وہ کتاب چھپ کر تیار ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ کتب و طباعت نفیس
 سرورین چار رنگہ بلاک قیمت آٹھ آنے (۸) محض و لٹاک علاوہ منگوانے کا ہتہ۔

منشی عزیز الدین محمد الدین تاجران لاہور شیری

**سوانح رحمت
رسول مقبول**

حسین علیہ السلام کا سوانح رحمت
رسول مقبول

حافظی

تعوذی عجمی حمائل شریف

ایک ایچ لایون بیچ چڑا ایسا مطرہ لوبہ بلا ملا لوبہ سے پہنچا لوبہ سے
کوس لایون صفا۔ ان دونوں مانتے رہا وہ میں گھڑی کے میر
کے ساتھ لکھا یا مانتا ہے خون کے گھڑی کے مانتے کیلئے تعوذ
ان دونوں میں تعوذ ہے کہ میں اس سرگرمی پر میری پیر سر دے

باغ و بہار

قصص الانبیاء

نبیہ ہند پاک کی ہایت صوفی کہتے
ان نبیہ کے ہر صوفی کا ہر صوفی
ان نبیہ کی ہر صوفی کہتے

انگلش ترجمہ

اس کتاب کے ہر صوفی سے ہر صوفی
قصص انگریزی میں ہند پاک کی ہایت
انگلش ترجمہ کی ہر صوفی کہتے

یونان میریانی لکھنوی

صنم عاشق

اس کتاب میں صفت عروسی میں لکھی ہے کہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
وہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
آوردہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
علاوہ موجودہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف

مجلس نقیہ گوہرانی

یہ کتاب صفت عروسی میں لکھی ہے کہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
وہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
آوردہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف

داستان امیر حمزہ

یہ کتاب صفت عروسی میں لکھی ہے کہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
وہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
آوردہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف

تاریخ مکتبہ معظمہ

اس کتاب کی تعریف لکھی ہے کہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
وہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
آوردہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف

نشی غزالیہ نجم الدین جبران لاہور

نارنگی

تاریخ نذیر متوفہ

یہ کتاب صفت عروسی میں لکھی ہے کہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
وہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
آوردہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف

مور کا سید

اس کتاب کی تعریف لکھی ہے کہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
وہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
آوردہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف

تفسیر موضح القرآن اردو

یہ کتاب صفت عروسی میں لکھی ہے کہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
وہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
آوردہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف

نور وحدت مکمل

یہ کتاب صفت عروسی میں لکھی ہے کہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
وہ صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف
آوردہ سورہ گار کا نام درج ہے جس کے صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف صاف